Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

A Critical and Research - Review of *Malfoozat-e-Iqbal Ma’a Hawashi wa Ta’leeqat*

ملفوظاتِ اقبال مع حواشی و تعلیقات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Dr. Muhammad Ikram Ul Haq
Ph.D. (Urdu), Assistant Secretary, Provincial Assembly of the Punjab, Lahore

Abstract

This article presents a critical evaluation of Malfoozat-e-Iqbal Ma’a Hawashi wa Ta’leeqat, compiled by Dr. Abul Lais Siddiqui and published by Iqbal Academy Pakistan in 1977. The compilation marks a significant advancement in Iqbal Studies, offering a meticulously edited and annotated collection of Iqbal’s informal conversations. Dr. Siddiqui’s commentary, prefaced with a review of Mahmood Nizami’s earlier work, enhances the scholarly depth of the text. With 21 substantial essays and well-researched annotations, the book is a vital academic source that provides a deeper understanding of Allama Iqbal’s intellectual and philosophical legacy.

Keywords: Iqbal Studies, Malfoozat-e-Iqbal, Dr. Abul Lais Siddiqui, Urdu Literary Criticism, Iqbal Academy Pakistan, Annotated Edition, Mahmood Nizami, Urdu Research Methodology, Philosophical Commentary, Literary Compilation.

اقبال شناسی کے میدان میں "ملفوظات" ایک اہم صنف کی حیثیت رکھتی ہے، جو فکرِ اقبال کے غیر رسمی اظہار اور روزمرہ مکالمات کو محفوظ کرتی ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی مرتب کردہ **"ملفوظاتِ اقبال مع حواشی و تعلیقات "** ایک غیر معمولی علمی خدمت ہے، جو 1977ء میں اقبال اکادمی پاکستان نے شائع کی۔ یہ کتاب نہ صرف اقبال کے خیالات کو قرینِ ترتیب پیش کرتی ہے بلکہ ساتھ ساتھ محقق کے علمی حواشی اور توضیحات سے مزین ہے، جو اس کے تحقیقی مقام کو مستحکم کرتی ہیں۔

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں، واللہ نہیں ہے

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

یہ کتاب اقبال اکادمی پاکستان لاہور نے صد سالہ تقریبات ولادت علامہ محمد اقبال ؒ کے موقع پر شائع کی۔اس وقت اقبال اکادمی پاکستان کو دفتر 90 بی گلبرگ 3 لاہور پر واقع تھا۔آجکل اقبال اکادمی پاکستان کا دفتر میکلوڈ روڈ لکشمی چوک پر واقع ہے۔اس کتاب کے کل 661 صفحات ہیں جس میں 21 مضامین کے ساتھ کتابیات اور اشاریہ شامل ہیں۔اس کتاب کا پیش گفتار ڈاکٹر ابو اللّیث صدیقی نے تحریر فرمایاہے جس میں ملفوظاتِ اقبال مع حواشی و تعلیقات کے مرتب کرنے سے قبل" ملفوظات اقبال "کے عنوان سے محمود نظامی کی مرتب کردہ کتاب کے متعلق بتاتے ہیں:۔

"ملفوظات اقبال کا پہلا ایڈیشن محمود نظامی صاحب نے مرتب اور شائع کیا۔سنہ اشاعت نہ ناشر نے لکھا ہے اور نہ اس کا ذکر پیش لفظ یا دیباچہ میں ہے، لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ نسخہ 1947 سے پہلے شائع ہوا ہوگا۔اس میں حسب ذیل مضامین شامل تھے:

1۔کیف غم (شیخ سر عبد القادر)

2 ۔اقبال کی یاد میں (میاں بشیر احمد)

3۔علامہ اقبال کی صحبت میں (محمد حسین عرشی)

4 ۔میرا اقبال (مرزا جلال الدین بیرسٹر ایٹ لاء)

5۔ایک فیضانی لمحے کی یاد (ڈاکٹر تاثیر)

6۔اقبال کے ہاں ایک شام (ڈاکٹر سعید اللہ)

7۔علامہ اقبال سے ایک ملاقات (پروفیسر حمید احمد خاں)

8۔عمر عزیز کے بہترین لمحے (حفیظ ہوشیار پوری)

9۔یاد ایام (خواجہ عبد الوحید)

10۔چند ملاقاتیں (سید الطاف حسین)

11۔دو ملاقاتیں (سید عابد علی عابد)

12۔اقبال کے ہاں (خضر تمیمی)

13۔حضرت علامہ (عبد الواحد)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

14۔ بزم اقبال (سعادت علی خاں)

15۔ مئے شبانہ (عبدالرشید طارق)

یہ مجموعہ لالہ نرائن دت سہگل نے امرت الیکٹرک پریس چھپوا کر لوہاری گیٹ لاہور سے شائع کیا۔ اس ایڈیشن کی کل ایک ہزار کتاب پرنٹ ہوئی اور اس کی قیمت چار روپے اور صفحات کی تعداد 234 تھی۔" (1)

ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی" ملفوظات اقبال "کے دوسرے ایڈیشن کے متعلق یوں لکھتے ہیں:۔

"ملفوظات اقبال کا دوسرا ایڈیشن پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے مرتب کیا اور اس میں صرف دو مضامین کا اضافہ کیا۔ ایک مضمون حکیم مشرق کے عنوان سے حکیم محمد حسن قرشی صاحب کا اور ایک اباجان کے عنوان سے ڈاکٹر جاوید اقبال کا" (2)

ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی کہتے ہیں کہ میں حمیداللہ خاں مرحوم نے "ملفوظات اقبال کے طبع دوم میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس پر اس پیش گفتار کو ختم کرتا ہوں:"۔

"ان (اقبال) کی شاعری کے موضوعات عظیم الشان اور نامحدود ہیں لیکن پھر بھی اس میں ان کی شخصیت کا ہر رنگ منعکس نہیں ہوتا۔ بنیادی طور پر وہ ایک مبلغ تھے، اور ان کی شخصیت کا یہی پہلو ان کے کلام میں نمایاں ہے۔ یہ وہ پہلو ہے جو ان کی بلندی فکر، ان کے خلوص جذبات، ان کے جوش ایمان، ان کی چبھتی ہوئی طنز میں حاضر ہوئے کا شرف ملتا رہا وہ جانتے ہیں کہ ان چار عناصر کے علاوہ مرحوم فطرت کی تعمیر کچھ اور اثرات بھی شامل تھے۔ انکی شخصی زندگی کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ اس طرح وہ محدود و مجبور مگر مضطرب بشریت بھی صرف اقبال کے مکالمات اور ذاتی احوال میں اپنی جھلک دکھاتی تھی جس کے پائے پر شاعر اسلام اور حکیم الامت کے مطلق انا کا منبر قائم تھا یہی وہ منبر تھا جس سے اقبال اور اس کے نصب العینی مرد مومون کی ہم ضمیر آوازیں ایک آواز بن کر گونجتی تھیں " (3)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

اس کے بعد ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی یوں کہتے ہیں کہ :۔

''اور اب چند جملے حواشی، تصریحات اور تعلیقات کے باب میں، دراصل ملفوظات اقبال کی ترتیب وتدوین واشاعت جدید کی خدمت جب میرے سپرد ہوئی تو اصل کام یہی پیش نظر تھا، ملفوظات میں جن اشخاص، امصار، تحریکات، مسائل اور واقعات کا ذکر ہے ان کے حوالے درج کئے جائیں اور بعض باتیں جو اشاروں میں ہیں ان کی وضاحت ہو جائے۔ میں نے یہ کام دیانت داری سے اپنی بضاعت کے مطابق انجام دیا ہے اور باورق حوالوں میں ماخذ کا ذکر کر دیا ہے '' (4)

ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات میں شامل مضامین کو مزید تفصیلی جائزہ لینے سے قبل ایک قاری کے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ ملفوظات سے کیا مراد ہے اور ملفوظات کے مفہوم اور اس کی ضرورت واہمیت، حواشی و تعلیقات کا مفہوم اور اس کی ضرورت واہمیت کیونکر ہوتی ہے۔ مذکورہ اسائنمنٹ میں یہ ترتیب رکھی گئی ہے کہ پہلے ملفوظات کے مفہوم، ضرورت واہمیت، حواشی وتعلیقات کا مفہوم اور اس کی ضرورت واہمیت کی وضاحت کی جائے گی۔ اس کے بعد ملفوظات اقبال کے مضامین اور آخر میں حواشی و تعلیقات میں شامل ماخذ و مصادر کا جائزہ لیا جائے گا۔

ملفوظات عربی زبان کے لفظ ''ملفوظ ''کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ منہ سے نکلی ہوئی بات، اولیا اللہ کے اقوال و ارشادات، وہ کتاب جس میں بزرگ کی ان کفیات کا ذکر ہو، جو انہوں نے خود لکھی یا لکھوائی ہو۔ ملفوظات کے معنی کا مزید جائزہ مختلف لغات سے لیا جاتا ہے۔ جو مندرج ذیل یوں تحریر کیا جاتا ہے۔

الحاج مولوی فیروز الدین، مرتبہ'' فیروز اللغات اردو جامع ''میں ملفوظات کے معنی یوں درج ہیں کہ :۔

ملفوظ کا تلفظ (مل۔فُوظ) ہے اور جس کا مادہ ''ع۔ا۔ند ''ہے۔

جو پڑھنے میں آئے، منہ سے بولی ہوئی بات'' (5)

مولوی سید احمد دھلوی، فرہنگ آصفیہ میں ملفوظات کے معنی یوں درج ہیں کہ :۔

ملفوظ (ع۔اسم مذکر) بزرگوں کا کلام۔ حدیث بزرگان۔ اولیاالله کا کلام۔ وہ کتاب جس میں کسی بزرگ کی کیفیت ان کی زبانی لکھی گئی ہو۔

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

''ملفوظات) ''ع۔اسم مذکر'' (ملفوظ ''کی جمع ہے۔'' (6)

محمد عبداللہ خان خویشگی، فرہنگ عامرہ میں ملفوظات کے معنی یوں درج کرتے ہیں کہ:۔

ملفوظ): مل۔فُوظ (منھ سے نکلی ہوئی بات۔بولا ہوا۔

''ملفوظ ''جمع''ملفوظات'' (7) ''

وارث سرہندی، قاموس مترادفات میں ملفوظ کے مترادفات یوں درج کرتے ہیں کہ:۔

''ملفوظ: بول۔شبد۔سخن۔بات۔مقولہ۔کہاوت۔'' (8)

سید تنویر بخاری اصول تحقیق وتدوین کے باب اصطلاحات متن میں ملفوظات کے معنی یوں درج کرتے ہیں کہ:۔

''ملفوظات ''عربی زبان کے لفظ'' ملفوظ ''کی جمع ہے وہ بات جسے لفظوں کی صورت دے دی گئی ہو، لفظوں میں بیان کیا گیا، منہ سے بولی ہوئی بات، پڑھا گیا، جو پڑھنے میں آئے۔ (9)
''

اردو انسائیکلوپیڈیا میں ملفوظات کے معنی یوں درج ہیں کہ:۔

''ملفوظات ''عربی زبان کے لفظ'' مل+فو+ظات ''اسم نکرہ ہے۔
نثر، کتابی صورت میں حدیث بزرگاں (اس کلام یا دوسرے بزرگوں کا اللہ اولیا کے ارشادات، بزرگ کسی میں بیشتر جمع مستعمل) ۔'' (10)

اصطلاحاً'' ملفوظات ''سے مراد وہ کتاب ہے جس میں بزرگوں کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ملفوظات کے نام سے اردو میں جو کتب ملتی ہیں،ان میں زیادہ تر بزرگان دین اور اولیائے کرام کے حالات بیان کرنے کے ساتھ اس کے اقوال بھی درج کئے گئے ہیں۔

اس ضمن ڈاکٹر نور السلام رقم طراز ہیں:۔

''ملفوظات کو دوسرے لفظوں میں'' اقوال وارشادات، بھی کہتے ہیں۔یہ دراصل ان بیانات، گفتگوؤں اور تقریروں کا مجموعہ ہوتا ہے، جو بزرگان دین اپنی مجلسوں میں اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں سے بیان فرماتے ہیں۔اس کی ابتدا اس طرح عمل میں آئی کہ

سعادت مند مریدوں اور عقیدت مندوں نے اپنے شیوخ اور بزرگوں سے جو سنا، من

وعن ان کے بیانات اور گفتگو میں نقل کر ڈالیں، تاکہ پیر و مرشد کے بعد ان کے مطالعہ

سے مستفید ہوں اور فیوض و برکات حاصل کریں" (11)

ڈاکٹر نورالسلام نے ملفوظات کو حسب ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا ہے:۔

"1۔تصوف کی تعلیمات پر مشتمل کتب

2۔صوفیا کے حالات وواقعات (تذکرے)

3۔حدیث بزرگان دین

4۔بزرگوں کے مکتوبات پر مشتمل کتابیں" (12)

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ اردو زبان و بیان کا سرمایہ بننے میں ملفوظات کو خصوصی اہمیت اس لئے بھی حاصل ہے کہ ملفوظات صوفیہ کی حیثیت ایک سوانح اور بکھرے ہوئے شہ پاروں کی مانند ہوتی ہے اس میں کسی عظیم بزرگ کے سوانح و اذکار، تعلیمات و نظریات، پند و نصائح اور علمی جواہر پاروں کو جمع کیا جاتا ہے صوفیا کرام کے ملفوظات گویا لب ہائے نازنیں سے نکلے ہوئے کلمات قدسی تھے جو عام لوگوں کے ہزاروں وعظ وتذکیر سے افضل تھے۔ جسے فیض یافتہ تلامذہ، صحبت یافتہ اخلاف اہل ارادت اور حاضر باش جو اپنے مرشد گرامی یا اپنے اساتذہ ذوی الاحترام سے اقوال و گفتار، تعلیمات و مواعظ، فقرے کو جس طرح سنا اسی طرح اسے محفوظ رکھنے اور قلم بند کرنے کی سعی بلیغ کی۔ ہندوستان میں ملفوظ کی ابتدا حضرت امیر حسن علامہ سنجری کے مرتبہ ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کی "فوائد الفوائد سے ہوتی ہے صاحب سیر الاولیا نے لکھا ہے کہ حضرت امیر خسرو اپنی تمام تصانیف اس ملفوظ کے بدلے دینے کے لئے تیار تھے۔ شیخ الاولیا حضرت نظام الدین کے روحانی فیوض و برکات سے ہندوستان کی مختلف خانقاہوں میں ملفوظات نویسی کا آغاز ہو گیا۔

ملفوظات سے مراد صوفیا کرام، اولیااللہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات، ان کے اقوال وارشادات، محاورات، ان کے خطابات ہیں خواہ وہ منظوم صورت میں ہوں یا نثری صورت میں ہوں۔ ان کو من وعن لکھا جائے تو وہ ملفوظات کے زمرہ میں آتے ہیں۔ ان کے کہے ہوئے الفاظ اردو زبان وادب کی ترقی وتدریج کے مدون معاون ثابت ہوئے۔ جس سے تحقیق اور تدوین کے شعبہ میں صوفیا کرام اور

AL- ANFAL
SLOGAN HERE

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

AL- ANFAL
SLOGAN HERE

اولیااللہ کے ملفوظات کی ضرورت وااہمیت بڑھ گئی۔ جو تحقیقی مواد کی فراہمی کاایک اہم ذریعہ ہیں انہیں بطور ماخذ استعمال کیا جاسکتا ہے ان میں بزرگوں کے حالات کے علاوہ اقوال واشعار بھی منقول ہوتے ہیں، جوادبی تحقیق کے لئے کار آمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

صوفیا کرام کی باکمال ذات نے خلق خدا کو اس کے حقیقی رب عز و جل سے جوڑنے کی سعی کی اور خدمت خلق، انسان دوستی، شق حقیقی کے جذبے سے معمور، بندگان خدا کو خلوص و محبت اور بھائی چارگی کا پیغام دینے کے لئے روزمرہ کی زبانوں کا استعمال کیا اور ان زبانوں میں فارسی، ہندی کے ساتھ ہی اردو ملفوظات کا بھی استعمال کیا جنہیں ہم ملفوظات کی شکل میں دیگر زبانوں کے ساتھ اردو زبان میں بھی موجود پاتے ہیں۔ صوفیا کرام کے اقوال وارشادات خواہ وہ ”ملفوظات“ کی شکل میں ہو یا ”مکتوبات“ کی صورت محاورات کی شکل میں زبان زد ہوں یا ان کے وعظ وارشادات نصائح، فقرے اور صوفیانہ شعر و شاعری وغیرہ پر مشتمل مستقلاً کتابی شکل میں ہوں بلاشبہ اردو زبان وادب کا وہ ایک ناقابل فراموش گراں قدر سرمایہ ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد ملفوظات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ۔

> ” صوفیہ اور مشائخ کے اقوال ان کے مریدین جمع کرتے ہیں ان میں کافی منظوم کلام بھی آجاتا ہے یہ کلام اکثر انہی بزرگ کا ہوتا ہے، لیکن گاہے، گاہے دوسروں کے اشعار بھی مل جاتے ہیں ۔ لطائف اشرفی، سید جہانگیر اشرف سمنانی، کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ اس میں خود سید موصوف کے کلام کا کافی نمونہ نقل ہے۔ تاریخ ادب کا یہ یادگار واقعہ کہ خود موصوف نے حافظ شیرازی سے مل کر ان کے بہت سے اشعار نقل کئے لیں، اسی کتاب میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ نظامی، سنائی، عطار، مولانا روم، سعدی، وغیرہ کے مختصرے تذکرے کے ساتھ ہی ان کے کلام کا نمونہ بھی درج ہے، جو فارسی ادبی تاریخ میں بے حد اہم اور قابل توجہ ہے“ (13)

شمالی ہند میں جو ادبی لسانی سرمایہ دستیاب ہوا ان میں صوفیائے کرام کے ملفوظات ہیں جو مختلف تذکروں میں بکھرے ہوئے تھے۔ ان کو مولوی عبدالحق نے اپنی کتاب ”اردو کی نشو نما میں صوفیائے کرام کا کام“ (علی گڑھ۔ انجمن ترقی اردو (ہند) 1968) میں

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

یکجا کیا۔ان میں سے کچھ فقرے اور اولیااللہ کی ملفوظات جوار دو ادب کی ترقی کے لئے راہنما ثابت ہوئے ان کی تفصیل کچھ یوں درج کی جاتی ہے:۔ شیخ فرید الدین گنج شکر کے فقرے اور دو اشعار ملاحظہ فرمائیں

"پونوں کا چاند بھی بالا ہے" آنکھ آئی ہے"

وقت سحر وقت مناجات ہے

خیز دراں وقت کہ برکات ہے

عشق کا رموز نیارا ہے

جز مدد پیر کے نہ چارا ہے"" (14)

ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات، ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی نے مرتب کر کے ملفوظات اقبال کی اہمیت اور افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔اس طرح ایک قاری کو ڈاکٹر علامہ اقبال کے ملفوظات کی تاریخی، سیاسی، سماجی کے لحاظ مدلل وضاحت مل جاتی ہے۔ اور یہ وضاحت قاری کے لئے دلچسپی کا سماں پیدا کرتی ہے، ملفوظات اقبال کے تعلیقات کا جائزہ لینے سے قبل حواشی و تعلیقات کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ صحیح متن کا ملنا جانا یا کسی کو مصنف کی من و عن عبارت پیش کر دینا ایک بہت بڑی نیکی اور خدمت خلق ہے جو علمی اور ادبی اعتبار سے بے حد مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اس کی اہمیت وافادیت حواشی و تعلیقات کے بغیر نامکمل ہے۔ یہ طریقہ کار متن کی ترتیب اور تدوین کے لئے سب سے اہم اور لازمی عنصر ہے۔ جس سے نہ صرف متن کے مختلف ماخذ اور اختلافی نقطوں کے متعلق پتہ چلتا ہے بلکہ متن کے تعلیقات اور معلوم حقائق کی روشنی میں توضیحی روایتوں اور تصدیقی براہین کو بھی تقابلی مطالعے کے ساتھ حسب ضرورت شامل کیا جاتا ہے۔

حواشی کے بغیر متن کی تصیح و ترتیب کا کام درجہ اسناد سے محروم رہ جاتا ہے حواشی و تعلیقات کی وضاحت سے پہلے لازمی ہے کہ **متن** کے مفہوم کا جاننا ضروری ہے:

الحاج مولوی فیروز الدین، مرتبہ" فیروز اللغات اردو جامع "میں متن کے معنی یوں درج ہیں کہ:۔

"کتاب کی اصل عبارت، کتاب، کپڑے یا سڑک کا بیچ کا حصہ، درمیان، وسط، درمیانی حصہ، پشت اور مضبوط" (15)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

مولوی عبدالحق فرماتے ہیں کہ

"مصنف کے اصل الفاظ، کتاب کی اصل عبارت کو متن کہتے ہیں۔"

آکسفورڈ ڈکشنری میں text کے معنی 'کتاب کا اصل مضمون، جس میں حواشی، ضمیمے اور تصویریں وغیرہ نہ ہوں ''ہیں۔ گویا متن کے لئے ضروری ہے کہ وہ تحریر ہو خواہ کسی بھی چیز پر ہو۔ ڈاکٹر خلیق انجم متنی تنقید میں لکھتے ہیں:۔

"متن ایسی تحریر ہے جو کاغذ پر مطبوعہ یا غیر مطبوعہ، مختلف دھات کے ٹکڑوں، مٹی یا لکڑی کی بنائی ہوئی لوحوں، پتوں، پتھروں یا چمڑوں اور چٹانوں وغیرہ کسی بھی چیز پر ہو سکتی ہے" (16)

حواشی حاشیہ کی جمع ہے اور حاشیہ کے لغوی معنی کنارہ، سنجاف اور گوٹ اسی سے **فعل** گوٹ چڑھانا ہے یعنی گوٹ لگانا مراد ہے۔ گویا حاشیہ سے مراد وہ شرح جو کسی کتاب کے متن سے باہر دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، باب کے آخر یا کتاب کے آخر میں درج کی جاتی جس کا مقصد متن کی وضاحت ہوتا ہے۔ حاشیہ کی جمع حواشی ہے بالعموم کتاب کے باب آخر یا کتاب کے آخر میں حواشی کے عنوان کے تحت متن کی وضاحتیں درج کی جاتی ہیں۔ ایک صورت میں ہر صفحے پر بلا عنوان متن سے الگ/ باہر چھوٹے فونٹ میں وضاحت کی جاتی ہے۔

الحاج مولوی فیروزالدین، مرتبہ" فیروزاللغات اردو جامع "میں **حواشی** کے معنی یوں درج ہیں کہ:۔

"حاشیہ کی جمع، کنارے، مصاحب، ہم نشیں، یادداشتیں، جو کتاب کے حاشیے پر لکھا جاتا ہے" (17)

ڈاکٹر خلیق انجم حاشیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:۔

"حواشی کی عبارت ہر حالت میں متن سے متعلق ہوتی ہے ان میں متن کے بعض الفاظ کی املا، تلفظ، معنی کی وضاحت ہوتی ہے، نیز نئے الفاظ اور متروکات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ صفحے کے درمیان مصنف کا متن ہوتا ہے اور چاروں طرف صفحہ خالی ہوتا ہے۔ اس خالی جگہ پر تین طرف اور بعض کتابوں میں چاروں طرف متن کے متعلق مصنف خود یا کوئی دوسرا مصنف متن کے بعض حصوں کے بارے میں تصریحات لکھتا ہے" (18)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

تعلیقہ سے مراد متن سے متعلق دیگر معلومات جن میں تاریخی، سیاسی، سماجی حوالے سے روشنی ڈالی جائے۔ وضاحتی حوالے سے حاشیہ متن کی ادبی وضاحت ہے اور تعلیقہ پس منظر سے متعلق وضاحت ہے لیکن دونوں کا طریقہ کار یا اندراج تقریباً ایک جیسا ہے۔ فرق صرف معلومات کی نوعیت کا ہے۔ دونوں قسم کی معلومات ادبی معلومات ہی ہوتی ہیں مگر حاشیہ براہ راست متن کی وضاحت ہے جبکہ تعلیقہ بالواسطہ وضاحت کا نام ہے۔

ڈاکٹر عطاالرحمن حواشی اور تعلیقہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:۔

”لغت میں تعلیق کے معنی کسی چیز کو دوسری چیز پر معلق اور موقوف کرنا یا لٹکانا ہے۔ اصطلاح ادب میں تعلیقہ نگاری سے مراد وہ وضاحتی نوٹ ہے جو متن کی وضاحت کے لئے متن سے باہر درج کیا جاتا ہے۔ گویا لغوی اور اصطلاحی مفاہیم کی روشنی میں تعلیقہ اصل متن کی وضاحت کے لئے لکھی جانے والی عبارت ہے جو صفحے، باب یا کتاب کے آخر میں لکھی جاتی ہے۔ لیکن اگر تعلیقہ کی بھی وہی تعریف ہے جو حواشی کی ہے تو پھر ایک چیز کے دو نام کیوں ہیں؟ دراصل حاشیہ اور تعلیقہ میں تھوڑا سا فرق ہے“ (19)

ڈاکٹر خلیق انجم تعلیقہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:۔

”اگر ہم لغوی، فرہنگی اور ادبی امور کی وضاحتوں کے سلسلے میں کچھ لکھیں تو ہماری تحریریں حواشی کے دائرے میں آئیں گی اور اگر متن کے تاریخی، سماجی یا ادبی واقعات کی تفصیل بیان کی جائے یا ان افراد کے حالات بیان کئے جائیں جن کا ذکر متن میں آیا ہے تو وہ تعلیقات کہلائے جائیں گے“ (20)

اس وقت تک کسی فن پارے کا متن جامع اور بہترین نہیں ہو سکتا جب تک ایک مصنف بہت سے تاریخی، سماجی، سیاسی اور ادبی لحاظ سے مختلف امور اور افراد کا ذکر نہ کرلے۔ اس طرح قاری ان لوگوں کے حالات و واقعات سے بخوبی واقف ہو پاتا ہے۔ اس طرح زبان میں معنی، تلفظ اور املا کی سطح پر بہت تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔ زبان میں بہت سے نئے الفاظ شامل ہوتے ہیں اور بہت سے الفاظ متروک ہو جاتے ہیں۔ ان تمام وجوہ سے قاری کے لئے متن کو پوری طرح سمجھنا ممکن نہیں رہتا۔ حواشی اور تعلیقات کی صورت میں

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

ان سب امور کی وضاحت ہونی چاہیے جو متن سے متعلقہ ہوں۔اس لئے حواشی اور تعلیقات کو جاننے کے لئے مندرج ذیل اصولوں سے واقفیت ہونا بے حد ضروری ہے:۔

حواشی کے اصول

1۔ ہر مطلب دیا بس کی تشریح حاشیہ نگاری کا خاصہ نہیں ہے لہذا ایسے حواشی لکھنے کی قطعاً ضرورت اور اجازت نہیں جو معروف، سطحی اور عمومی معلومات پر مشتمل ہوں۔

2۔ جو وضاحت متن میں جگہ پا سکتی ہو اس کو حاشیہ میں لانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے متن میں ہی مناسب جگہ دی جائے۔

3۔ اختصار اور جامعیت کے اصول کو پیش نظر رکھ کر حواشی لکھے جائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ حواشی اصل متن پر غالب آجائیں، متن کم جگہ گھیرتا ہو اور حواشی زیادہ جگہ گھیر رہے ہوں۔ یہ صورت حال غیر متناسب اور ناقابل قبول ہے۔

4۔ حواشی لکھتے ہوئے واضح الفاظ میں وضاحت ہونی چاہیے، حاشیے کا ہر لفظ معنوی وضاحت سے معمور ہو تاکہ کم الفاظ زیادہ معنویت کا اظہار کریں۔

تعلیقہ کے اصول

1۔ تعلیقہ اور متعلق میں واضح ربط کا ہونا بہت ضروری ہے یعنی جس بات کی وضاحت ضروری ہو صرف اسی کی وضاحت پیش کی جائے۔

2۔ تعلیقات میں اعتدال و توازن کو پیش نظر رکھا جائے اور بے جا طوالت سے گریز کیا جائے۔

3۔ سطحی، عمومی اور غیر ضروری معلومات کو تعلیقات کا حصہ نہ بنایا جائے۔

4۔ ایک ہی فرد پر متعدد تعلیقات کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مقالہ میں صرف ایک دفعہ اس پر تعلیق نگاری کی جائے اور بقیہ مقامات پر اسی طرف رجوع کیا جائے۔

5۔ تعلیقے کے اندر مزید مطالعے کے لئے کتب کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ پیچھے ذکر کیا جا چکا ہے کہ ملفوظات سے مراد بزرگوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات، ان کے اقوال وارشادات ہیں۔اس میں ان کے بیانات، گفتگو، اشعار، ادب، تقریریں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔اس طرح حضرت ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کے تمام اقوال و

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

ارشادات، شاعری، تقاریر، خطبہ جات، خطوط، تحریریں، ادبی اور غیر ادبی شامل ہیں۔ ان پر مبنی ملفوظاتِ اقبال کے نام پہلا ایڈیشن 1947 میں محمود نظامی اور دوسرا ایڈیشن حمیداللہ خاں نے مرتب کئے۔ تاکہ عام قاری علامہ صاحب کے ملفوظات کے مطالعہ سے مستفید ہو سکے۔ لیکن ملفوظات اقبال کے پرانے نسخے ناپید ہونے کی بنا پر اقبال اکادمی پاکستان نئے سرے سے ملفوظات اقبال کو مرتب کرنے کی ذمہ داری ڈاکٹر ابو اللّیث صدیقی لگائی جنہوں نے ملفوظات اقبال کے پرانے مضامین میں چند نئے مضامین سمیت حواشی و تعلیقات شامل کر کے نئی کتاب ملفوظاتِ اقبال مع حواشی و تعلیقات کے نام سے مرتب کی جس کو اقبال اکادمی پاکستان نے 1977 کو پہلا ایڈیشن شائع کیا۔ ذیل میں کتاب ہذا کی مکمل فہرست درج کی جا رہی ہے۔ جبکہ ملفوظات اقبال اور حواشی و تعلیقات کا جائزہ صرف چند ایک مضامین سے لیا جاتا ہے۔

فہرست مضامین

1۔ کیف غم (شیخ سر عبدالقادر)
2۔ اقبال کی یاد میں (میاں بشیر احمد)
3۔ علامہ اقبال کی صحبت میں (محمد حسین عرشی)
4۔ میرا اقبال (مرزا جلال الدین بیرسٹر ایٹ لاء)
5۔ ایک فیضانی لمحے کی یاد (ڈاکٹر تاثیر)
6۔ اقبال کے ہاں ایک شام (ڈاکٹر سعید اللہ)
7۔ علامہ اقبال سے ایک ملاقات (پروفیسر حمید احمد خاں)
8۔ عمر عزیز کے بہترین لمحے (حفیظ ہوشیارپوری)
9۔ یاد ایام (خواجہ عبدالوحید)
10۔ چند ملاقاتیں (سید الطاف حسین)
11۔ دو ملاقاتیں (سید عابد علی عابد)
12۔ اقبال کے ہاں (خضر تمیمی)
13۔ حضرت علامہ (عبدالواحد)
14۔ بزم اقبال (سعادت علی خاں)
15۔ مئے شبانہ (عبدالرشید طارق)
16۔ حکیم مشرق (عبدالرشید طارق)
17۔ حواشی و تعلیقات (ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی)
18۔ اضافہ متن و تعلیقات (ڈاکٹر ابواللّیث صدیقی)
19۔ اقبال اور عبدالحق (ممتاز حسن)
20۔ روزگار فقیر (فقیر سید وحید الدین)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

21۔ اقبال ایک باپ کی حیثیت سے (ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال)

1. **کیفِ غم**

اس مضمون میں اقبال کی شاعری کی امتیازی حیثیت اور ان کے ذاتی خصائل، ان کی ظرافت اور ہنسنے ہنسانے کی عادت، شعر سے رغبت کے ساتھ اقبال کو موسیقی کا شوق، ترنم کے ساتھ نظمیں پڑھنا اور ترک کر دینا، صدمے کی وجہ سے معمولی بات چیت بھی دھیمی آواز سے کر سکتے تھے وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

پیر مغاں فرنگ کی مے کا نشاط ہے اثر
اس میں کیفِ غم نہیں مجھ کو تو خانہ ساز دے

شیخ سر عبدالقادر لکھتے ہیں کہ

”اقبال کی شاعری ایک نمایاں خصوصیت اس کا کیف غم ہے اور یہی کیفیت مرحوم کے ذاتی خصائل میں ایک امتیازی حیثت رکھتی تھی۔ جو لوگ ان سے ملتے رہے، وہ خوب جانتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی ظرافت اور ہنسانے کی عادت کے ساتھ ان میں یہ عجیب وصف تھا کہ سنجیدگی اور متانت بیٹھے بیٹھے ظرافت پر غالب آجاتی تھی“ (21)

شیخ سر عبدالقادر لکھتے ہیں کہ

”ایک عرصہ تک اقبال اپنی نظمیں ترنم سے پڑھنے کے بعد فرمائشوں کی کثرت سے تنگ آگئے اور انہوں نے یہ اصول بنالیا کہ کسی بڑے مجمع میں ترنم سے نہیں پڑھیں گے۔ بہت شائقین کو مایوسی ہوئی، مگر مرحوم جب کوئی ایسا فیصلہ کر لیتے تھے، اس پر قائم رہتے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے کسی جلسے میں کلام پڑھیں تو تحت اللفظ پڑھتے تھے“ (22)

شیخ سر عبدالقادر لکھتے ہیں کہ

”ہم اس طرح جھوم جھوم کر سننے لگے کہ اقبال کو بھی مدت کے بعد اس طرح پڑھنے کا مزا آگیا اور ان کی طبیعت کی وہ خصوصیت بھی اپنا رنگ لائی۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور ہم

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

تنیوں کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔پڑھتے پڑھتے ان کی آنسو بہ نکلے پھر ہم کیا پتھر تھے کہ ہمارے آنسو تھمے رہتے۔" (23)

ہم کیف غم کے لئے ان کی آواز تواب نہیں سن سکتے، مگر ان کا کلام اس سے لبریز ہے اور اس کیف میں جوش زندگی ملا ہوا ہے۔

2۔ اقبال کی یاد میں

اس مضمون میں رائٹر نے ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کے ساتھ ہونے والی ان ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے کہ وہ کن کن مواقع پر ہوئیں اور اس میں کون کون سے موضوع زیر بحث رہے تھے۔ان میں سے چند ایک کو بیان جاتا ہے میاں بشیر احمد فرماتے ہیں کہ

"ایک روز میں نے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب اس شعر میں کیا اشارہ ہے: ۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند

اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

میں حیران ہوا کہ تین سو سال ہوئے کہ جہانگیر کے ہاں میخواری کا دور دورہ تھا،ڈاکٹر صاحب کیا پھر وہی رسم قدیم جاری کرنا چاہتے ہیں کیا؟جواب دیا کہ نہیں یہ شیخ احمد مجدد الف ثانی سر ہندی کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان ہند کے سب سے زبردست رہنما گزرے ہیں (24)
"

ایک اور جگہ میاں بشیر احمد فرماتے ہیں کہ

"ایک روز میں نے عرض کی کہ ایک نقاد دوست نے آپ کے ایک شعر پر اعتراض کیا ہے کہ لفظ **مینا** مونث نہیں مذکر ہے۔مجھے بے اس اعتراض پر تعجب ہوا کیونکر **مینا** شکل صورت سے اور آواز سے مونث معلوم ہوتا ہے۔علی بخش ملازم سے کہا کہ رسالہ تذکیر وتانیث لاؤ۔ دیکھا اور کہا ہاں ایسی غلطیاں مجھ سے ہو جاتی ہیں" (25)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

بقول میاں بشیر احمد

"مارچ 1938 میں ایک روز میں عشاء کے وقت کوٹھی پر گیا تو علی بخش نے مجھے روکا۔ یہ پہلی بار تھی کہ اس بھلے مانس نے مجھے روکا ہو۔ کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے۔ دمہ کا دورہ سخت پڑتا ہے اور ڈاکٹروں نے منع کر دیا ہے کہ وہ کسی سے بات کرنے نہ پائیں۔ یہ سن کر مجھے بے چینی ہوئی اور میں نے وعدہ کیا کہ میں بات چیت نہیں کروں گا۔ میں اندر گیا تو چار پائی پر اوندھے منہ لیٹے ہوئے تھے، وہی یوم اقبال والے شفیع صاحب پیٹھ مل رہے تھے۔ پوچھا کون ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ فرمایا بیٹھ جایئے۔ میں نے عرض کیا براہ کرم آپ نہ بولیے، آپ کو تکلیف ہو گی۔ میں نے چند باتیں کیں اور چپ ہو کر بیٹھا رہا۔ ڈاکٹر صاحب تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد میں کہہ دیتے **اچھا، ہوں، کہیے**، آخر آدھ گھنٹے کے بعد میں نے معذرت چاہی۔ آپ کو خواہ مخواہ تکلیف ہوئی۔ دل بھر آیا کہ اس سخت تکلیف کے عالم میں بھی کسی طرح دلجوئی کرتے ہیں" (26)

3۔ علامہ اقبال کی صحبت میں

اس مضمون میں رائٹر نے ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ؒ کی صحبت میں رہ کر جو فیض حاصل کیا اور وہ واقعات اور ملفوظات قلمبند کئے ہیں، جس کو ایک عام قاری پڑھ کر فیض یاب ہو سکتا ہے۔ اس میں علامہ صاحب کے خطوط بھی شامل ہیں جس کو پڑھ کر اقبال فہمی کا ادراک ہوتا ہے۔ میاں محمد حسین عرشی فرماتے ہیں کہ میں نے مثنوی رومی کے چند اشعار کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا جس کے جواب کی نقل ملاحظہ فرمائیں:۔

"لاہور۔19 مارچ 1935

جناب عرشی صاحب!

السلام علیکم۔ آپ کا خط ابھی ملا ہے۔ میری صحت عامہ تو بہت بہتر ہو گئی ہے، مگر آواز پر ابھی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔ علاج برقی ایک سال تک جاری رہے گا۔ دو ماہ کے وقفے کے بعد پھر بھوپال جانا ہو گا۔ آپ اسلام اور اس کے حقائق کے لذت آشنا ہیں۔ مثنوی رومی ؒ کے پڑھنے سے

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

اگر قلب میں گرمی شوق پیدا ہو جائے تو اور کیا چاہیے؟ شوق خود مرشد ہے۔ میں ایک مدت سے مطالعہ کتب ترک کر چکا ہوں، اگر کبھی کچھ پڑھتا ہوں صرف قرآن یا مثنوی رومی۔

افسوس ہے، ہم اچھے زمانے میں پیدا نہ ہوئے:

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں

ایک بھی صاحب سرور نہیں

بہر حال قرآن اور مثنوی کا مطالعہ جاری رکھے۔ مجھ سے بھی کبھی کبھی ملتے رہے، اس واسطے نہیں کہ میں آپ کو کچھ سکھا سکتا ہوں، بلکہ اس واسطے کو ایک ہی قسم کا شوق رکھنے والوں کی صحبت بعض دفعہ ایسے نتائج پیدا کر جاتی ہے جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں ہوتے۔ یہ بات زندگی کے پوشیدہ اسرار میں سے ہے، جن کو جاننے والے مسلمانان ہند کی بدنصیبی سے اب اس ملک میں پیدا نہیں ہوئے۔ زیادہ کیا عرض کروں؟ محمد اقبال" (27)

عرشی صاحب لکھتے ہیں ایک دفعہ علامہ نے فرمایا کہ

"سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کے نزدیک معرفت یا عرفان کا لفظ اللہ تعالی کی طرف منسوب یا مضاف نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ قرآن عزیز میں اس کا استعمال نہیں کیا گیا" (28)

عرشی صاحب مزید لکھتے ہیں علامہ نے فرماتے ہیں کہ

"علم کی دو قسمیں ہیں، ایک ہمارے اکتسابی معلومات کا ذخیرہ۔ ہم خود مخلوق الٰہی ہی اور ہمارے اکتسابی آلات علمیہ ہماری مخلوق، یعنی ہمارا علم، مخلوق ہے۔ پس اسے علم الٰہی سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ دوسرا علم ہے، جو خواص کو عطا ہوتا ہے۔ وہ بے منت کسب قلب و روح کے اعماق سے ابلتا ہے " (29)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

4- میرا اقبال

نے اس مضمون میں لکھا ہے کہ اس کی ڈاکٹر علامہ اقبال ؒ سے متعدد مرتبہ ملاقاتیں مختلف اوقات میں ہوئیں ان ملاقاتوں میں ہونے والی گفت وشنید اور سنسنی خیز واقعات کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ انتہائی دلکش اور معنی خیز ہے۔ان کا مختصر احاطہ یوں کیا جاتا ہے کہ میاں جلال الدین فرماتے ہیں کہ :۔

''میں ستمبر 1937 میں یورپ کے سفر کے بعد لاہور واپس آیا تو مین نے سنا اقبال عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔اس خبر سے میرا دل بے قرار ہو گیا اور میں ان سے ملنے گیا اتفاق سے وہ اکیلے تھے۔میں نے انھیں گدگدانے کی نیت سے کہا، میں آئندہ سال کے اوائل میں جرمنی اور بلجیم جا رہا ہوں میرا دل چاہتا ہے کہ اس مرتبہ آپ کو بھی اپنے کھینچ لے چلوں۔اس پر ڈاکٹر صاحب کچھ افسردہ ہو گئے، کہنے لگے: اس طویل علات سے اگر نجات مل جاتی تو شاید میں تو شاید میں بھی کہیں جا سکتا۔سفر کا ارادہ تو میرے دل میں بھی ہے مگر دیکھیں اس کی منظوری کب ملتی ہے۔میں نے کہا: آپ کے دل میں حج کی بہت پرانی خواہش ہے،اس لئے اب کے میرے ساتھ یورپ چلیے تاکہ حج کرنے سے قبل چوہوں کی تعداد پوری نو سو ہو جائے اور گھر لوٹتے ہوئے راستے میں گناہ بخشواتے آئیں'' (30)

میاں جلال الدین فرماتے ہیں کہ :۔

''جس صبح اقبال اپنے معبود حقیقی کے حضور میں پہنچے،میں اتفاق سے لاہور میں تھا۔رات کو مجھے دہلی جانا تھا۔غالباً 9 بجے کا عمل تھا۔میں صحن میں کھڑا ضروری کاغذات کا مطالعہ کر رہا تھا ،ساتھی کے کمرے میں ریڈیو بج رہا تھا جس کے ارد گرد اپنے بچے شور وغل میں مصروت تھے۔یکلخت کسی نے آواز دی: غضب ہو گیا،ابھی ابھی ریڈیو پر اعلان ہوا ہے کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صبح 5 بجے انتقال فرما گئے'' (31)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

میاں جلال الدین فرماتے ہیں کہ:۔

''اب میں ہمیشہ سفر میں رہتا ہوں۔ مگر اس جہاں نوردی کے باوجود میرے دل سے روحانی بے تابی اور درد انگیز فراق کی کیفیت جد نہیں ہوتی۔ طبیعت کی بے چینی اور روح کی بیقراری میں فرق نہیں پڑتا اور جب چلتا ہوں تھک جاتا ہوں تو تازہ دم ہونے اور ستانے کے لئے پھر ایک مرتبہ گھر لوٹ آتا ہوں، مگر گھر کے پر سکون مناظر سے بھی میر دل آسودہ اور روح مطمئن نہیں ہوتی، ناچار پھر رخت سفر اٹھاتا ہوں۔ مگر آہ انہیں اس بڑھے کی دلی کیفیت کا اندازہ نہیں جسے اس کے یار ودمساز نوجوانوں کی اجنبی دنیا میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ گئے ہوں

(32) ''

5. ایک فیضانی لمحے کی یاد

مضمون نگار نے اپنے فیضانی لمحے کی یادگار کو جوں توں رکھنے کے لئے ضبط تحریر کر کے تاریخ کا حصہ بنادیا ہے جس میں موصوف نے ڈاکٹر علامہ اقبال ؒ کے سامنے اپنی انوکھی شرط لگا رکھی تھی اس کا بر ملا اظہار یوں کیا ہے کہ

ڈاکٹر تاثیر فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک شام کو ہم چار: تاثیر، چغتائی اور ان کے دو بھائی حضرت علامہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جاتے ہی غیر مطبوعہ اردو کلام کا مطالبہ کر دیا اور دلائل کی بوچھاڑ کر دی، جب ہمیں دلائل بازی پر شکست ہوتی نظر آئی تو نیاز مندی کو سہارا بنایا اور اردو غزل لے کر ٹلیں گے کی رٹ لگانی شروع کر دی'' (33)

ڈاکٹر تاثیر فرماتے ہیں کہ:۔

''یکا یک ڈاکٹر صاحب نے مجھے مخاطب ہو کر کہ تم اس وفد کے سرغنہ ہو اور شاعر ہو، اپنے اشعار سناؤ، شاید طبیعت کو بہانہ مل جائے، یہ سنا تھا کہ میری تمام شوخیوں اور مسکراہٹوں کا خاتمہ ہو گیا میں اور اپنے اشعار حضرت علامہ کو سناؤں! مجھے کبھی انہوں نے میر کسی مطبوعہ

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

نظم کا ذکر کیا، مجھے پسینہ آنے لگا۔ میری خاموشی پر حضرت علامہ پھر بولے، بھئی کچھ سناؤ گے تو
شاید تمھاری قسمت کی کوئی چیز ہو جائے'' (34)

ڈاکٹر تاثیر فرماتے ہیں کہ :۔

''حضرت علامہ کہنے لگے: لو سنو۔ تم غزل غزل پکار رہے تھے غزل ہی سہی:

عرصہ محشر میں میری خوب رسوائی ہوئی
داور محشر کو اپنا رازدان سمجھا تھا میں

یہ شعر کہہ کر علامہ کچھ رکے، دو تین منٹ تک، اور پھر یہ حالت تھی میں نقل نہیں کر سکتا تھا کہ ایک اور شعر تیار ہوتا۔ دوسرا شعر جاوید نامہ کی کیفیات کا حامل تھا۔ جوں جوں شعر ہوتے جاتے، علامہ کی حالت بدلتی جاتی، بستر ہی میں اُٹھ کر پاؤں کے بل بیٹھ گئے، آواز میں لرزش سی آگئی، جھوم جھوم کر داہنے ہاتھ کی سبابہ اُٹھا کر انشاد کرتے تھے اور اس شعر پر:

تھی وہ اک درماندہ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں

وہ بھی رو رہے تھے اور ہم بھی! نہ جانے یہ غزل کتنی لمبی ہو جاتی مگر یہ فیضانی سلسلہ ایک اجنبی ملاقاتی کی آمد سے منقطع ہو گیا اور ہم اس درانداز کو دل ہی دل میں کوستے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد بہت ملاقاتیں ہوئیں مگر ہم نے دوبارہ اس غزل کا ذکر تک نہ کیا اور نظر ثانی کے لئے بھی شعروں کی نقل نہیں دی'' (35)

6۔ اقبال کے ہاں ایک شام

اس مضمون میں ڈاکٹر سعید اللہ نے لکھا ہے کہ وہ ایک شام علامہ اقبال ؒ کے گھر گزارتے ہیں اور اس شام میں اانہوں نے جو کچھ وہاں ملاحظہ کیا اس کے بارے میں وہ اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ اس لئے موصوف پروفیسر نے اس مضمون نام بھی '' **اقبال کے ہاں ایک شام**'' سے تحریر کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سعید اللہ فرماتے ہیں کہ:۔

21 ''نومبر 1937 کو پروفیسر عبدالواحد، اور میں سر اقبال کی کوٹھی کے بائیں دروازے سے داخل ہوئے۔ علی بخش اپنے کمرے سے باہر آرہا تھا۔اس سے علیک سلیک ہوئی۔ پوچھا کیا ہم ڈاکٹر صاحب سے مل سکتے ہیں؟ علی بخش نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی بچی منیرہ بیمار ہے۔ڈاکٹر آیا ہوا ہے۔ یہ کہتے ہوئے علی بخش ڈاکٹر صاحب کے میں گیا اور فوراً ہی آجاؤ کی آواز آئی۔ اور ہم کوٹھی سے وسطی کمرے میں داخل ہوگئے۔ ہم نے السلام علیکم کہا۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب میں دایاں ہاتھ اُٹھا کر کہا آیئے۔'' (36)

ڈاکٹر سعید اللہ فرماتے ہیں کہ:۔

''دنیا میں شاید ہی کوئی ایسی بڑی شخصیت گزری ہو جس کا دروازہ اس طرح ہر ایک کے لئے کھلا رہا ہو۔ صلائے عام تھی، جس کا جی چاہتا چلا آتا، گھنٹوں بیٹھتا، باتیں کرتا، انہیں ناگوار نہ گزرتا۔ دوچار ملنے والے جاتے تو دوچار اور آجاتے۔ صبح سے شام تک یہ دھارا یوں ہی بہتا چلا جاتا۔ اکثر دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کسی وقت کھانا کھاتے ہیں، کب پڑھنے لکھنے کا کام کرتے ہیں۔ لوگ بھی ہر طرح کے ملاقات کے لئے آتے۔ ہم ملاقات کے لئے پہنچے تو دیکھا کہ کوئی حکیم صاحب تشریف فرما ہیں۔ ان سے طب سے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ حکیم صاحب گئے تو اخبار نویس آگئے اور سیاسیات کی بحث شروع ہو گئی۔ سیاسیات کی بحث چل رہی تھی کہ ایک اور بزرگ آگئے اور ڈاکٹر صاحب نے سیاسیات سے جو گریز کیا تو خوش طبعی اور لطیفہ گوئی شروع ہوگئی'' (37)

ڈاکٹر سعید اللہ فرماتے ہیں کہ:۔

''ڈاکٹر صاحب کو طرح طرح کے خطوط آتے، ہندوستان کے اور ہندوستان سے باہر کے ان خطوں کا جواب وہ اپنے ہاتھ سے لکھتے، جو سوال کیا جاتا اس کا جواب دیتے، یہ کام گو بہت مشکل

اور صبر آزما ہے، مگر یہ فرض وہ خندہ پیشانی سے انجام دیتے۔ یہ وصف سر اقبال کی خصوصیات میں شامل تھا'' (38)

7. علامہ اقبال سے ایک ملاقات

اس مضمون میں پروفیسر صاحب اپنی اس ملاقات کا ذکر کیا ہے جس میں ڈاکٹر علامہ اقبال ؒ نے انہیں پہچاننے سے انکار کر دیا تھا اور ڈاکٹر صاحب کی بچپن سے داہنی آنکھ خراب تھی اس کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

پروفیسر حمید اللہ خاں فرماتے ہیں کہ :۔

''گزشتہ رمضان کی سہانی شام ہم تینوں ڈاکٹر صاحب کو ملنے کے لئے ان کے گھر گئے، جب ہم ڈاکٹر صاحب کے کمرے میں داخل ہوئے ڈاکٹر صاحب بستر پر لیٹے ہوئے تھے، انہوں نے تکیے کے سہارے لیٹے لیٹے ہمارے سلام کا جواب۔ ڈاکٹر صاحب ہم سے مخاطب ہو کر بولے کون صاحب ہیں؟ یہ سوال سن کر میرے دل کو ایک دھکا سا لگا۔ مجھے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں گاہ بہ گاہ حاضر ہوتے اب سات آٹھ برس ہو گئے تھے اور ڈاکٹر صاحب ہمیشہ شفقت و عنایت سے پیش آتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب یہ سوال میری سمجھ میں آیا۔'' (39)

پروفیسر حمید اللہ خاں فرماتے ہیں کہ :۔

''میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا آج کل پڑھنے پر زیادہ توجہ ہے، کبھی کبھی آپ کچھ لکھتے بھی ہیں۔ پڑھنا کیسا، کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اگر کچھ دیکھ سکوں تو پڑھوں، نظر نہیں آتا، ڈاکٹر صاحب کے یہ الفاظ میں نے بیحد حیرت و استعجاب کے لہجہ میں دھرائے۔ ہاں ! جب آپ لوگ کمرے میں داخل ہوئے ہیں تو میں آپ کو نہیں دیکھ سکا۔ اب تھوڑی دیر گزرنے پر آپ کی صورتیں کسی قدر دھندلی نظر آ رہی ہیں۔'' (40)

پروفیسر حمید اللہ خاں فرماتے ہیں کہ :۔

''ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میری آنکھوں میں سفید موتیا ہو گیا ہے، اب اس کا آپریشن ہو گا۔ لیکن جب تک یہ پک نہ جائے اپریشن نہیں ہو سکتا۔ بہر حال لکھنا پڑھنا بالکل موقوف ہے،

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

کیونکہ میری داہنی آنکھ تو شروع ہی سے بیکار تھی، شروع ہی سے بیکار تھی؟ اب حیرت کے ساتھ اس فقرے میں ہمارا تاسف و اضطراب بھی شامل تھا۔ جی ہاں! دو سال کی عمر میں میری یہ آنکھ ضائع ہو گئی تھی مجھے اپنے ہوش میں مطلق یاد نہیں کہ یہ آنکھ کبھی ٹھیک تھی یا نہیں۔ ڈاکٹر نے خیال ظاہر کیا تھا کہ داہنی آنکھ سے خون لیا گیا ہے جس کی وجہ بینائی زائل ہو گئی۔ میری والدہ کا بیان ہے کہ دو سال کی عمر میں جو نکیں لگوائی گئی تھیں۔ تاہم میں نے اس آنکھ کی کمی محسوس نہیں کی" (41)

8. عمرِ عزیز کے بہترین لمحے

دل کو تڑپاتی ہے امید تک گرمیِ محفل کی یاد

جل گیا حاصل، مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد

اس مضمون میں حفیظ ہوشیارپوری نے اپنے ان بہترین لمحوں کا ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے ڈاکٹر علامہ اقبال سے اپنی پہلی ملاقات، قادیانیت کے متعلق، روحانیت پرستی کے متعلق موضوع کے بارے میں بیان کیا ہے۔

حفیظ ہوشیاری فرماتے ہیں کہ:۔

"علامہ اقبالؒ سے میری پہلی ملاقات گورنمنٹ کالج کے زمانہ تعلیم کے دوران ہوئی۔ ان دنوں ہمارے کالج میں احباب کا ایک ایسا گروہ موجود تھا جسے ڈاکٹر صاحب کی تعلیم اور فلسفہ شعر سے خاص عقیدت تھی۔ ہم عموماً شام کے وقت نیو ہوسٹل یا کواڈرنیگل سے لارنس گارڈن کی سیر کا ارادہ کر کے نکلتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ راسے میں ہمارا ارادہ بدل جاتا اور ہم ڈاکٹر صاحب کی میکلوڈ روڈ والی کوٹھی پر پہنچ جاتے۔" (42)

حفیظ ہوشیاری فرماتے ہیں کہ:۔

"قادیانیت کے متعلق ڈاکٹر صاحب کے پہلے اور دوسرے بیان کی اشاعت کے درمیان عرصے میں ہم اکثر ان کے پاس جایا کرتے تھے اور گفتگو کا موضوع عام طور پر قادیانیت ہوا کرتا تھا۔ ہماری تعداد پانچ چھ کے قریب ہوتی تھی جس کی وجہ سے ہر ایک کو فرداً فرداً کسی خاص

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

موضوع پر مفصل گفتگو کرنے کا موقع نہ ملتا تھا،اس لیے اس زمانے کی کوئی خاص بات یاد نہیں،نہ اس وقت ہمیں ان کے ملفوظات عالیہ کو محفوظ کرنے خیال تھا کیونکہ یہ معلوم نہ تھا کہ اس سرچشمہ علم وادب کے فیض سے ہم بہت جلد محروم ہوجائیں گے'' (43)

حفیظ ہوشیاری فرماتے ہیں کہ:۔

''میں نے جدید سائنس کے فلسفیانہ اور روحانی رجانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ اس روحانیت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو مغرب کے موجودہ سائنسدانوں خصوصاً سر آرھر آدنگسٹن اور سر جیفز جینز کی تحریروں سے منسوب کی جاتی ہے اور کیا موجودہ سائنس واقعی مذہب کی طرف آرہی ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہمیں ان حالات سے خوش نہیں ہونا چاہیے۔موجودہ سائنس انیسویں صدی کی سائنس کے خلاف جس کی بنیاد میکانیت اور قادیت پر تھی ایک ردعمل ہے۔چونکہ مادہ کی ماہیت کے متعلق اب سائنس کا نظریہ بدل گیا ہے اس لئے موجودہ انقلاب کو بعض لوگ روحانیت پرستی پر محمول کرتے ہیں'' (44)

9. حکیم مشرق

اس مضمون میں حکیم محمد حسن قرشی لکھتے ہیں کہ وہ چوتھی کلاس میں پڑھتا تھا کہ اسے انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں علامہ اقبال کی مشہور نظم شکوہ سننے کا موقع ملا۔اس نظم کو عوام وخواص نے خوب سراہا تھا۔وہ مزید اقبال مختلف جلسوں کے بارے اپنا اظہار خیال کرتے ہیں۔

حکیم محمد حسن قرشی فرماتے ہیں کہ:۔

''میں نے اپریل 1909 کی ایک سہ پہر کو پہلے پہل ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کو دیکھا اس وقت وہ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں اپنی مشہور عالم نظم شکوہ سنا کر عوام وخواص سے خراج تحسین حاصل کر رہے تھے۔انجمن حمایت اسلام کے جلسے ان دنوں علمی وادبی میلے کی حیثیت رکھتے تھے۔ڈپٹی نذیر احمد، خواجہ الطاف حسین حالی، شہزادہ ارشد گورگانی، حضرت ناظم شاہ سلیمان

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

سیوہاروی وغیرہ سحر بیان خطیب اور شاعر اس مجلس قومی میں شریک ہوتے اور پرستاران علم و ادب ہندوستان کے ہر گوشہ سے کھنچ کر چلے آتے تھے۔'' (45)

حکیم محمد حسن قرشی فرماتے ہیں کہ:۔

''بیگم صاحبہ کی رحلت سے پہلے ہی ڈاکٹر صاحب کو ایک خاص تکلیف شروع ہو گئی تھی۔ وہ عید کی نماز پڑھ کر آئے اور گرم دودھ ملا کر سویاں کھائیں۔ سویاں کھاتے ہی ان کی آواز بیٹھ گئی۔ ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی، مگر آواز نہ کھلی۔ آخر مجبور ہو کر پھر انہوں نے نابینا حکیم صاحب کی طرف رجوع کیا جن کے علاج سے ان کو معتدبہ فائدہ ہوا'' (46)

حکیم محمد حسن قرشی فرماتے ہیں کہ:۔

''غذا کے متعلق ان کی حس اور بھی لطیف ہو چکی تھی تقریباً ہر دوسرے اور تیسرے روز اس امر کی خواہش کرتے تھے کہ ان کی غذا کی فہرست میں اضافہ کی جائے، اگر پلاؤ کی اجازت نہیں تو کھچڑی میں کیا حرج ہے۔ یہ سادہ غذا ہے۔ آپ ایک دو روز کھچڑی کھا لیجئے۔ ہاں تو کھچڑی بھنی ہوئی ہونی چاہیے۔ جس میں گھی کافی ہو، گھی کم ہونا چاہیے، کیونکہ جگر بڑھا ہوا ہے۔ تو پھر کھچڑی میں کیا لذت ہو گی۔ اچھا کم از کم اس میں دہی تو ملا لیا جائے، مگر آپ کو کھانسی اور تولید بلغم کی شکایت ہے جس میں دہی مضر ہے تو پھر اس میں کھچڑی کھانے سے نہ کھانا اچھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو پلاؤ اور کباب بے حد مرغوب تھے اور اسے وہ اسلامی غذا کہا کرتے تھے (47) ''

10. اقبال ایک باپ کی حیثیت سے

اس مضمون میں ڈاکٹر جاوید اقبال اپنی پیدائش سے قبل اپنے والد محترم علامہ اقبال ؒ کے متعلق بتاتے ہیں کہ وہ شیخ احمد سرہندہ مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دعا کی اللہ تعالیٰ انہیں ایک بیٹا عطا فرمائے۔ آپ نے حضرت مجدد سے یہ عہد بھی کیا اگر خداوند تعالیٰ نے انہیں بیٹا دیا تو اسے ساتھ لے کر مزار پر حاضر ہوں گے۔ دعا پوری ہونے بعد ڈاکٹر جاوید اقبال ماضی کے اس واقعہ کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ:۔

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

''میں نے ہوش سنبھالا تو مجھے اپنے ہمراہ دوبارہ سرہند شریف پہنچے اس سفر کے دھندلے سے تصورات میری نگاہوں کے سامنے ابھرتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی انگلی پکڑے مزار میں داخل ہو رہا ہوں۔ گنبد کے تیرہ و تار مگر پر وقار ماحول نے مجھ پر ایک ہیبت سی طاری کر رکھی ہے۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے میں اپنے چاروں طرف گھور رہا ہوں جیسے میں اس مقام کی خاموش ویرانی سے کچھ کچھ شناسا ہوں۔ ابا جان نے مجھے اپنے قریب بٹھا لیا۔ پھر انہوں نے قرآن مجید کا ایک پارہ منگوایا اور دیر تک پڑھتے رہے'' (48)

مزید فرماتے ہیں کہ:۔

''ابا جان! اچانک میرے منہ سے خون بہتا دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔

تعلیقات

جاوید اقبال کے منہ سے خون بہتا دیکھ کر علامہ کا بے ہوش ہو جانا'' (49)

ڈاکٹر جاوید اقبال فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ واقعہ علامہ کی رقت قلب کی ایک شہادت اور مثال ہے۔ وہ شخص جو بظاہر طاقت اور جہاد کا علمبردار اور نقیب ہے اس کے باطن میں کسی درجہ نرمی اور گداز ہے۔ خارا شگافی اور گداز دل دونوں ہی عناصر سے مرد مومن کا خمیر اٹھتا ہے۔'' (50)

حواشی و تعلیقات کے ماخذ و مصادر

کسی بھی فن پارے کے حواشی و تعلیقات کا جائزہ لینا مقصود ہو تو سب سے پہلے اس کے ماخذ و مصادر دیکھے جاتے ہیں کہ مواد میں کون سے ماخذ استعمال ہوئے ہیں۔ ماخذ و مصادر کی دو اقسام ہوتی ہیں:۔

1) بنیادی مصادر 2) ثانوی مصادر

1۔بنیادی مصادر

بنیادی ماخذات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

اول:۔

ا۔ذاتی کاغذات ۲۔دستاویزی ریکارڈز ۳۔انٹرویوز ۴۔بنیادی مطبوعات

دوم:۔

ا۔مرکزی حکومت کی مطبوعات ۲۔صوبائی حکومت کی مطبوعات ۳۔خودنوشت سوانح عمریاں اور یادداشتیں

۴۔تقریروں اور خطوط کے مجموعے ۵۔معاصر مضامین

2۔ثانوی مصادر

ثانوی ماخذات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا۔نقول اور تراجم

۲۔رسمی تجارتی یاسرسری اطلاعاتی تحریریں

ملفوظات اقبال میں حواشی و تعلیقات میں استعمال ہونے ماخذ و مصادر کا مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے کہ آیا اس میں کون سے بنیادی ماخذات اور کون سے ثانوی ماخذت استعمال ہوئے ہیں۔مذکورہ کتاب کے صفحات نمبر 617تا 623کتابیات پر مشتمل ہیں۔

1۔کیف غم

کیف غم میں" اقبال اور بیدل " ماہ نو۔ازابواللیث صدیقی،استقلال نمبر1954سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (51)

2۔اقبال کی یاد میں

اقبال کی یاد میں" لکھنو کا دبستان شاعری " طبع سوم۔ازڈاکٹرابواللیث صدیقی 1967،

روزگار فقیر،طبع دوم،لاہورازسیدوحیدالدین فقیر 1963،

بانگ درا،طبع پانچواں ایڈیشن سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (52)

3۔علامہ اقبال کی صبحت میں

علامہ اقبال کی صبت میں" ڈاکٹر اقبال اور مسلک تصوف " اقبال اکادمی لاہور۔ازڈاکٹرابواللیث صدیقی 1977،

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

" اقبال اور بیدل "ماہ نو۔ از ابواللیث صدیقی، استقلال نمبر 1954

"مدید اقبال نمبر علی گڑھ میگزین "اپریل۔ از ابواللیث صدیقی 1938، اور دیگر کتب سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (53)

4 ۔ میرا اقبال

میرا اقبال میں بانگ درا، طبع پانچواں ایڈیشن،

خطوط اقبال از ہاشمی رفیع الدین،

کشف المحجوب از علی ہجویریؒ

نقوش لاہور نمبر از شیخ محمد اسماعیل 1962 اور دیگر کتب سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (54)

5 ۔ ایک فیضانی لمحے کی یاد

مرقع چغتائی، پیش لفظ علامہ اقبال از عبدالرحمان چغتائی، لاہور 1928

خطوط اقبال از ہاشمی رفیع الدین،

اقبال معاصرین کی نظر میں، از وقار عظیم سید، مجلس ترقی ادب لاہور 1973

بال جبریل، از علامہ اقبال، طبع جنوری 1975 لاہور سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (55)

6 ۔ اقبال کے ہاں ایک شام

مئے لالہ فارم، از جاوید اقبال، ڈاکٹر جسٹس، طبع اول، 1966 روز گار فقیر، طبع دوم، لاہور از سید وحیدالدین فقیر، 1963، بال جبریل، از علامہ اقبال، طبع جنوری 1975 لاہور

اقبال کا تصور زمان و مکان اور دوسرے مضامین، از رضی الدین صدیقی، ڈاکٹر، مجلس ترقی ادب لاہور 1973 اور دیگر کتب سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (56)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

7۔علامہ اقبال سے ایک ملاقات

ضرب کلیم از علامہ اقبال

آثار الصنادید از سر سید احمد خان، سر مرتبہ ڈاکٹر سید معین الحق پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی طبع اول 1966

اور دیگر کتب سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (57)

8۔ حکیم مشرق

ملا میرے زمانے کی دلی، از واحدی طبع دوم، کراچی، ندارد سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔

9۔روزگار فقیر

تحریر فی اصول التفسیر، از سر سید احمد خان مشمولہ مقالات سر سید حصہ دوم تفسیری مضامین مرتبہ اسماعیل پانی پتی

اردو دائرہ المعار اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی جلد اول لاہور 1963 اور تشکیل جدید الہیات اسلامیہ سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے

ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (58)

10۔اقبال ایک باپ کی حیثیت میں

بال جبریل، از علامہ اقبال، طبع جنوری 1975 لاہور،

مئے لالہ فارم، از جاوید اقبال، ڈاکٹر جسٹس، طبع اول 1966

سے حواشی و تعلیقات شامل کئے گئے ہیں۔ جو بنیادی ماخذ کے زمرہ میں آتے ہیں۔" (59)

حوالہ جات

1.ابواللیث، صدیقی، ڈاکٹر،،(1977) پیش گفتار، ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص 4

2.ملفوظات محولہ بالا ص 12

3. ملفوظات محولہ بالا ص 25

4.ملفوظات محولہ بالا ص 26

5.فیروز الدین، مولوی،،(2009) فیروز اللغات، فیروز سنز، لاہور، ص 1283

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

6.سید احمد دہلوی، مولوی،،(2010) فرہنگ آصفیہ، جلد دوم، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ص

7.محمد عبداللہ خان خویشگی،،(2009 فرہنگ عامرہ، دارالاشاعت، کراچی، ص 270

8. وارث، سرہندی،،(2001) قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ص 1018

9.سید تنویر، بخاری،،(2013) تحقیق وتدوین ادب، ایورنیو بک پبلشرز، لاہور، ص 856

www.urduencycolopedia.org. 10

11.سید تنویر، بخاری،،(2013) تحقیق وتدوین ادب، ایورنیو بک پبلشرز، لاہور، ص 856

12.ایضاً

13.ایضاً

14.عبدالحق، مولوی،،(1968) اردو نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام، انجمن ترقی اردو (ہند)، علی گڑھ

15.فیروزالدین، مولوی،،(2009) فیروزاللغات، فیروز سنز، لاہور، ص1199

16.خلیق انجم، ڈاکٹر،،(2006) متنی تنقید، انجمن ترقی اردو پاکستان، لاہور، ص20

17.فیروزالدین، مولوی،،(2009) فیروزاللغات، فیروز سنز، لاہور، ص576

18.خلیق انجم، ڈاکٹر،،(2006) متنی تنقید، انجمن ترقی اردو پاکستان، لاہور، ص125

19عطاالرحمن، ڈاکٹر، مضمون، تحقیق میں حاشیے اور تعلیقے کی ضرورت واہمیت (غیر مطبوعہ)، ص5

20.خلیق انجم، ڈاکٹر،،(2006) متنی تنقید، انجمن ترقی اردو پاکستان، لاہور، ص104

21. عبدالقادر، شیخ،(1977)، مشمولہ مضمون، کیفِ غم، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص31

22.ایضاً ص34

23.ایضاً ص37

24. بشیر احمد، میاں،(1977)، مشمولہ مضمون، اقبال کی یاد میں، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص51

25.ایضاً ص52

26.ایضاً ص53

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

27. محمد حسین عرشی، میاں، (1977)، مشمولہ مضمون، علامہ اقبال کی صحبت میں، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص57

28. اقبال علامہ ڈاکٹر سر، (1974)، جاوید نامہ، طبع ششم، لاہور

29. نیازی، سید نذیر، (1958)، ترجمہ تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، لاہور

30. جلال الدین، مرزا، (1977)، مشمولہ مضمون، میرا اقبال، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص120

31. ایضاً، ص122

32. ایضاً، ص124

33. تاثیر، ڈاکٹر، (1977)، مشمولہ مضمون، ایک فیضانی لمحے کی یاد، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص126

34. ایضاً، ص127

35. ایضاً، ص128

36. سعید اللہ، ڈاکٹر، (1977)، مشمولہ مضمون، اقبال کے ہاں ایک شام، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص130

37. ایضاً، ص131

38. ایضاً، ص132

39. حمید اللہ خان، پروفیسر، (1977)، مشمولہ مضمون، علامہ اقبال سے ایک ملاقات، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص150

40. ایضاً، ص151

41. ایضاً، ص152

42. حفیظ ہوشیار پوری، (1977)، مشمولہ مضمون، عمر عزیز کے بہترین لمحے، ملفوظات اقبال مع حواشی وتعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص160

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

43.ایضاً،ص160

44.ایضاً،ص161

45.محمد حسن قرشی، حکیم،(1977)،مشمولہ مضمون، عمر عزیز کے بہترین لمحے،ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات، اقبال اکادمی، لاہور، ص276

46.ایضاً،ص281

47.ایضاً،ص284

48.جاوید اقبال،ڈاکٹر،(1977)،مشمولہ مضمون،اقبال ایک باپ کی حیثیت سے،ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات،اقبال اکادمی، لاہور، ص603

49.ایضاً،ص605

50.ایضاً،ص605

51.ابواللیّث،صدیقی،ڈاکٹر،،(1977)کتابیات،ملفوظات اقبال مع حواشی و تعلیقات،اقبال اکادمی،لاہور، ص617

52.ایضاً،ص617

53.ایضاً،ص618

54.ایضاً،ص619

55.ایضاً،ص620

56.ایضاً،ص620

57.ایضاً،ص621

58.ایضاً،ص623

59.ایضاً،ص623

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

References

Abdul Qadir, S. (1977). Kaif-e-gham. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 31). Lahore: Iqbal Academy.

Ahmad, M. B. (1977). Iqbal ki yaad mein. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 51). Lahore: Iqbal Academy.

Anjum, K. (2006). *Matni tanqeed* [Textual criticism]. Lahore: Anjuman Taraqqi Urdu Pakistan.

Arshad, W., Arshad, S., Naeem, M., & Sanaullah, S. (2025). [Existentialism: Theories and philosophical principles]. *Journal of Applied Linguistics and TESOL, 8*(1), 41–47. Retrieved from https://jalt.com.pk/index.php/jalt/article/view/446

Arshad, W., Maqsood, A., Zaidi, S. S., Haroon, M., Qadir, U. M., Sultana, U., Arshad, S., Haq, M. I. U., & Sanaullah, S. (2024). Kalam-e-Iqbal: Current requirements and our priorities. Retrieved from https://www.researchgate.net/publication/384326267_Kalam_E_Iqbal_Current_Requirements_And_Our_Priorities

Arshad, W., Munawar, M., & Qadir, M. H. (2025). Urdu education in the 21st century: Modern requirements, the role of books, and teaching prospects [اکیسویں صدی میں اردو کی تعلیم: جدید تقاضے، کتابوں کا کردار اور تدریسی امکانات]. *Noor-e-Tahqeeq, 9*(1). https://ojs.lgu.edu.pk/nooretahqeeq/article/view/2319

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

Arshad, W., Naeem, M., Sardar, N., & Arshad, S. (2025). [Evolutionary stages of translation in the Urdu language]. *Al-Aasar, 2*(1), 77–81. Retrieved from https://al-aasar.com/index.php/Journal/article/view/66

Attaullah, M., Ovaisi, M. A., & Arshad, W. (2023). Indirect contributions of neocolonial era on Urdu language. *Makhz (Research Journal)*, *4*(3). https://ojs.makhz.org.pk/journal/article/view/152

Awaisi, M. A., Attaullah, M., & Arshad, W. (2023). Modern Urdu fiction and Sufism: An analytical study. *Makhz (Research Journal)*, *4*(4). https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-13

Bukhari, S. T. (2013). *Tahqiq-o-tadveen-e-adab* [Research and editing in literature]. Lahore: Evernew Book Publishers.

Dehlvi, A. H. (1968). *Urdu nash-o-numa mein Sufiya-e-Karam ka kaam* [Role of Sufi saints in the development of Urdu]. Aligarh: Anjuman Taraqqi Urdu (Hind).

Ferozuddin, M. (2009). *Feroz-ul-lughat* [Feroz dictionary]. Lahore: Feroz Sons.

Hoshiarpuri, H. (1977). Umar-e-aziz ke behtareen lamhe. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 160). Lahore: Iqbal Academy.

Iqbal, J. (1977). Iqbal aik baap ki hesiyat se. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 603). Lahore: Iqbal Academy.

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 2 No. 4 (2024)

Iqbal, M. (1974). *Javid nama* (6th ed.). Lahore.

Jalaluddin, M. (1977). Mera Iqbal. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 120). Lahore: Iqbal Academy.

Khan, H. (1977). Allama Iqbal se aik mulaqat. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 150). Lahore: Iqbal Academy.

Khwaishgi, M. A. K. (2009). *Farhang-e-Amrah*. Karachi: Dar-ul-Isha'at.

Naeem, M., Arshad, W., Sanaullah, S., & Arshad, S. (2025). " ["Chand Gehan, Daan Aur Daastaan" by Intizar Hussain: An analytical study]. *Al-Aasar, 2*(1), 82–91. Retrieved from https://al-aasar.com/index.php/Journal/article/view/71

Niazi, S. N. (1958). (Trans.). *Tashkeel-e-jadeed ilm-e-kalam*. Lahore.

Ovaisi, A., & Arshad, W. (2024). The travelogue of Mahmood Nizami *"Nazar Nama"*: Analytical study. *Tahqeeq-o-Tajzia, 2*(1), 1–14. Retrieved from https://tahqeeqotajzia.com/index.php/tot/article/view/18

Qureshi, H. M. H. (1977). Umar-e-aziz ke behtareen lamhe. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 276). Lahore: Iqbal Academy.

Rehman, A. (n.d.). *Tahqiq mein hashiye aur taliqaat ki zarurat o ahmiyat* [The need and importance of footnotes and annotations in research]. (Unpublished manuscript), p. 5.

Saeedullah, S. (1977). Iqbal ke haan aik shaam. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 130). Lahore: Iqbal Academy.

Sanaullah, S., Shaheen, A., & Arshad, W. (2024). ["Two Letters of Comfort" by Dr. Imran Zafar: Analytical study]. *Shnakhat, 3*(3), 346–360. Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/357

Sarhindi, W. (2001). *Qamoos-e-mutaradifaat* [Dictionary of synonyms]. Lahore: Urdu Science Board.

Siddiqi, A. A. (1977). *Kitabiyat* [Bibliography]. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 617). Lahore: Iqbal Academy.

Siddiqi, A. A. (1977). *Peshgufatār* [Preface]. In *Malfoozat-e-Iqbal ma'a hawashi wa taliqat* (p. 4). Lahore: Iqbal Academy.

Taseer, T. (1977). Aik faizani lamhe ki yaad. In *Malfoozat-e-Iqbal* (p. 126). Lahore: Iqbal Academy.

Urdu Encyclopedia. (n.d.). Retrieved from http://www.urduencyclopedia.org